کاروان کربلا

شاعر آل محمدؐ جناب سید نواب افسرؔ لکھنوی

نغمۂ شادی میں بھی غم کا اثر پاتے ہیں ہم
آج کچھ رنگِ جہاں نوعِ دگر پاتے ہیں ہم

قافلہ روکا گیا ہے کوئی آبادی سے دور
مرتعش ذرّات خاک رہ گذر پاتے ہیں ہم

ہیں تھکے ماندے مسافر زحمتیں جھیلے ہوئے
زلف و رُخ آلودۂ گردِ سفر پاتے ہیں ہم

گھیر لینے کے لئے اُمڈی چلی آتی ہے فوج
ہر طرف ہنگامہ ہائے شور وشر پاتے ہیں ہم

گھاٹ پر بیٹھے ہیں پہرے بند ہے آب وغذا
ایک مجبوری کا عالم سر بہ سر ہیں ہم

مختصر تعداد، غربت، عورتوں بچوں کا ساتھ
اس کشاکش میں بھی ان کو پُرجگر پاتے ہیں ہم

وہ ہم آہنگی وہ آپس کی محبت وہ خلوص
رشتۂ دل رشتۂ سِلک گُہر پاتے ہیں ہم

پُرشکن اُن کی جبینیں مطمئن ان کے ضمیر
لاکھ خطروں میں بھی ان کو بے خطر پاتے ہیں ہم

ان کے استقلال کی بنیاد ہے ان کا یقیں
سختیوں میں کچھ انھیں آسودہ تر پاتے ہیں ہم

پُرسکوں چہروں پہ ہیں تمکینِ حق کی عظمتیں
ہر نظر کو اک نگاہِ معتبر پاتے ہیں ہم

ظلمت باطل میں ان کے جلوۂ حق کی نمود
جیسے پچھلی رات آثارِ سحر پاتے ہیں ہم

تیز ہوتی جارہی ہے اتنی ہی تنظیم کار
فرصتِ تعمیر جتنی مختصر پاتے ہیں ہم

ان کے لامحدود میدانِ عمل کو دیکھ کر
وسعتِ عالم بہ قدر یک نظر پاتے ہیں ہم

رہنما کا وہ تدبّر وہ کمال رہبری
نقشِ پا جس کا چراغ رہ گذر پاتے ہیں ہم

وہ کمال نفس وہ خود اعتمادی کا وقار
ہر نفس میں ایک معراج بشر پاتے ہیں ہم

صرف کی ہیں ہر قدم پر کیسی کیسی حکمتیں
مستقل اک دعوتِ فکر ونظر پاتے ہیں ہم

ان کے مقصد کی بقا کا راز قربانی میں ہے
موت کو ان کی حیاتِ معتبر پاتے ہیں ہم

افسرؔ لکھنوی

مضمحل قوت پرواز ہوئی جاتی ہے
جہد ہستی نظرانداز ہوئی جاتی ہے

اختلافات کے اس شور میں سنتے نہیں ہم
زندگی دور کی آواز ہوئی جاتی ہے